انٹیروگیشن رپورٹ

حسنین گل عرف علی ولد محمد ریاض سکنہ مکان واقع گلی نمبر 7 شاہ جیون کالونی نزد ڈھوک سیداں راولپنڈی

ابتدائی حالات:۔

میرے والدین سہال گاؤں کے رہائشی ہیں۔ جو تقریباً 25 سال قبل شاہ جیون کالونی نزد ڈھوک سیداں راولپنڈی میں آباد ہوئے۔ میرا والد گورنمنٹ اقبال گرلز ہائی سکول محلّہ کرتار پورہ میں چپڑاسی ہے۔ میں شاہ جیون کالونی میں پیدا ہوا۔ مجھ سے چھوٹے دو بھائی ذوالقرنین حیدر اور ذیشان حیدر ہیں جبکہ دو بہنیں حناء اور حاجرہ ہیں۔ مین نے سعد پبلک سکول احمد آباد سے ششم جماعت پاس کی جس کے بعد میرے والد نے مجھے قرآن پاک حفظ کرانے کیلئے دار العلوم اسلامی بھارہ کہو میں داخل کرایا مگر میں وہاں پڑھ نہ سکا۔ پھر گورنمنٹ انوار العلوم سکول بکرا منڈی میں داخل ہوا۔ مڈل تک پڑھنے کے بعد میں نے اپنے پھوپی زاد بھائی ضیغم بلال امام وخطیب مدنی مسجد اور مہتمم ام سلمی مدرسہ محلّہ احمد آباد قائد اعظم کالونی کے مشورہ سے سال 2002 شوال کے مہینے میں مدرسہ تعلیم الاسلام ویسہ میں درس نظامی پڑھنے کے لئے داخلہ لیا ۔اس مدرسہ میں ساتھی طالبعلم جہاد کیلئے ذہن سازی کرتے تھے۔ جن میں آفتاب، فیاض اور بلال سکنہ کراچی شامل تھے۔ بلال نے پہلے ٹریننگ کی ہوئی تھی اس کا مکمل ایڈریس معلوم نہ ہے۔ بلال کراچی کے معروف جہادی مولوی مظہر اللہ شاہ کا بھانجا ہے۔

جہادی ٹریننگ۔

میرے مدرسہ سے چھٹیوں کے دوران ساتھی طلباء خفیہ طور پر جہادی ٹریننگ کے لیے جاتے تھے۔ جنہیں دیکھ کر مجھے بھی جہاد کا شوق ہوا۔ چنانچہ 2005 کی چھٹیوں میں اشتیاق نامی ساتھی طالبعلم سکنہ حضرو کے ساتھ جہادی ٹریننگ کے لیے عباس پور گیا۔ اس کیمپ کا کمانڈر الیاس کشمیری تھا۔ جو حرکت جہاد اسلامی کا امیر تھا۔ میں اپنے گھر والوں سے چھپ کر جہادی ٹریننگ کے لئے گیا تھا۔ عید کی چھٹیوں کی وجہ سے ٹریننگ نہ ہو سکی۔ جسکی وجہ سے 5/6 روز بعد واپس آ گیا۔ عید کی چھٹیوں کے بعد میں دوبارہ مدرسہ میں چلا گیا۔ اس مدرسہ میں عبادالرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان بھی مجھ سے

ایک سال اگلی جماعت میں پڑھتا تھا۔ چوتھے سال کی چھٹیوں میں فیاض سکنہ ایبٹ آباد بعمر 22/23 سال عثمان سکنہ کشمیر، سلامت شاہ عرف عبداللہ سکنہ کوہاٹ کے ساتھ گھر والوں سے چوری جہادی ٹریننگ کے لئے قاری عباس کے مرکز میرانشاہ چلا گیا۔ وہاں 35/40 دن تک جہادی ٹریننگ کی۔ اس دوران پستول، کلاشنکوف، مشین گن، راکٹ اور گرنیڈ چلانا سیکھا۔ وہاں پر قاری عباس انچارج مرکز سے بھی ملاقات ہوئی۔ عسکری ٹریننگ کا استاد "سجاد پٹھان" بعمر 25/26 سال تھا۔

نادر عرف قاری اسمٰعیل سے تعارف۔

میرانشاہ قاری عباس کے مرکز میں تربیت کے دوران مرکز میں پانی کی قلت کی وجہ سے مدرسہ منبع العلوم میرانشاہ از ان جلال الدین حقانی جاتے تھے۔ جس کا مہتمم آجکل اسکا بیٹا خلیفہ سراج الدین ہے۔ اس دوران علم ہوا کہ اس مدرسہ میں مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے بھی کافی تعداد میں طلباء جہادی تربیت کے لیے آئے ہیں۔ یہ گروپ حقانیہ گروپ کے نام سے مشہور تھا۔ جن کا امیر قاری نادر عرف قاری اسمٰعیل تھا۔ مجھے بھی اس گروپ میں شامل ہونے کا شوق ہوا۔ میں وہاں موجود طالبعلموں کی معرفت قاری نادر سے ملا جس نے مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک آنے کی دعوت دی۔ نادر عرف قاری اسمٰعیل کا بیت اللہ محسود سے رابطہ تھا۔ بارڈر پر جہاد کرنے کا شوق تھا۔ لیکن چونکہ رمضان المبارک میں کاروائی نہیں کی جاتی اس لئے بارڈر پر نہ جاسکا اور ہمراہ سلامت شاہ واپس آگیا۔ عثمان اور بلال پہلے آچکے تھے۔ عید الفطر گھر میں کی اور پھر دوبارہ اپنے مدرسہ میں چلا گیا۔ ہم نے محلّہ میں مدرسہ کے باہر ایک مکان لے لیا جس میں ورزش وغیرہ کرتے تھے۔

مدرسہ محمدیہ چائنہ چوک میں داخلہ۔

میرے استادوں کو میری جہادی سرگرمیوں کا علم ہوا تو انہوں نے مجھے مدرسہ سے نکال دیا۔ میرے والد نے سال 2007 کے آغاز میں مجھے چائنہ چوک اسلام آباد مدرسے میں داخلہ دلوا دیا۔ اس دوران میرا دوست طالبعلم فیاض سکنہ ایبٹ آباد بھی جامعہ فریدیہ میں داخل ہو گیا۔

لال مسجد آپریشن کے بعد نادر عرف قاری اسمٰعیل سے رابطہ اور فدائی کاروائیوں کی منصوبہ بندی۔

میرا دوست فیاض مذکورہ بالا، لال مسجد آپریشن کے دوران ہلاک ہو گیا۔ مجھے اسکی ہلاکت کا سخت صدمہ ہوا۔ میں گھر والوں سے چوری مدرسہ چھوڑ کر نادر عرف قاری اسمٰعیل کے پاس اکوڑہ خٹک چلا گیا۔ نادر اور مدرسہ میں اسکے دیگر ساتھی نصر اللہ عرف احمد، عبادالرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان، عبداللہ عرف صدام وغیرہ بھی لال مسجد آپریشن کی وجہ سے سخت دکھی تھے۔ نادر خان

عرف قاری اسماعیل کو فیاض کی ہلاکت کا بھی سخت رنج تھا۔ اور کہتا تھا کہ فیاض کے بدلہ میں ایک سو آدمی ماروں گا۔ ہم نے منصوبہ بنایا کہ حکومت اور فوج سے اسکا بدلہ لیں گے اور ان پر فدائی کاروائیاں کریں گے۔ میری ذمہ داری راولپنڈی میں ٹارگٹ دیکھ کر فدائی کاروائی کرانے کی لگائی گئی۔ بارودی جیکٹ اور خودکش نادر وغیرہ نے فراہم کرنے تھے۔ اگست 2007 میں میرا والد اور پھوپھی زاد بھائی محمد رفاقت مجھے تلاش کرتے ہوئے مدرسہ حقانیہ آگئے۔ میں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کردیا۔ میرے والد کے اصرار پر قاری اسمٰعیل نے کہا کہ والد کے ساتھ چلے جاؤ پھر واپس آجانا۔ چونکہ پہلے ہی میری راولپنڈی میں فدائی کاروائی کرانے لیے ٹارگٹ دیکھنے کی ذمہ داری لگ چکی تھی۔ لہذا میں اس نظریہ سے والد کے ساتھ راولپنڈی آگیا کہ اس دوران ٹارگٹ دیکھ لوں گا۔

GHQ کے عقبی گیٹ پر فدائی حملہ کی منصوبہ بندی اور RA بازار چوک میں پہلی فدائی کاروائی۔

میں نے راولپنڈی پہنچ کر فدائی کاروائی کیلئے ریکی کی تو مجھے آر ۔ اے بازار کی طرف سے GHQ کے پچھلے گیٹ پر فوجیوں کی زیادہ نقل وحرکت نظر آئی جن پر فدائی حملے سے کافی نقصان کا امکان پایا۔ چنانچہ میں اپنے پھوپھی زاد بھائی رفاقت کو ساتھ لیکر نادر خان عرف قاری اسماعیل کے پاس اکوڑہ خٹک گیا جس کے پاس نصر اللہ عرف احمد بھی موجود تھا۔ میں نے اسے GHQ پر فدائی حملے کے منصوبے کا بتایا مگر اس نے زور دیا کہ کسی وزیر پر فدائی حملہ کیا جائے۔ تو زیادہ سود مند ہوگا۔ میں نے اسے بتایا کہ وزیروں کی سیکورٹی زیادہ سخت ہوتی ہے جسکی وجہ سے ان پر حملہ کرنا مشکل ہے لہذا GHQ کے پروگرام پر ہی کام کیا جائے۔ جس پر نادر خان عرف قاری اسماعیل راضی ہوگیا۔ اس نے مدرسہ میں موجود فدائی عثمان وزیرستانی بعمر 19/20 سال کو میرے حوالے کردیا اور احمد کو کہا کہ خیر آباد سے خودکش جیکٹ لاکر مہیا کرے۔

میں نے رفاقت کو اپنے منصوبے کے بارے میں پہلے نہ بتایا تھا۔ جب نادر عرف قاری اسماعیل نے فدائی عثمان کو میرے حوالے کیا تو میں نے اس کو اعتماد میں لے کر اصل صورت حال سے آگاہ کردیا۔ رفاقت کا اسلامی ذہن تھا۔ جو فوراً ہی میری مدد کیلئے رضامند ہوگیا۔ رات مدرسہ میں مقیم رہے۔ صبح فدائی عثمان کو رفاقت کے ہمراہ بس پر راولپنڈی روانہ کیا اور خود احمد کے ساتھ خیر آباد آیا جہاں نصر اللہ عرف احمد نے امام مسجد سے ایک خودکش جیکٹ لے کر میرے حوالے کی۔ واپسی پر میں نے خیر آباد پل پیدل کراس کیا۔ اور پھر بس پر بیٹھ کر رفاقت کے گھر احمد آباد قائداعظم کالونی آگیا۔ جیکٹ رفاقت کے گھر چھوڑی اور خودکش بھی رات وہیں رہا۔

RA بازار چوک میں فدائی کاروائی۔

میں نے یکم ستمبر 2007 کو اکیلئے اور 2/3 ستمبر کو خودکش کے ساتھ GHQ گیٹ کی ریکی کی۔ جس کے بعد میں نے 4 ستمبر کو فدائی عثمان کو جیکٹ پہنا کر تقریباً 7/30 بجے صبح بذریعہ سائیکل GHQ گیٹ سے پہلے RA بازار روڈ پر مزار کے قریب چھوڑ دیا۔ اور خود آر۔اے بازار سے جانب آدڑہ سڑک پر آ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد دھماکہ ہو گیا۔ میں سائیکل پر اپنے گھر چلا گیا۔ بعد میں علم ہوا کہ عثمان نے GHQ گیٹ پر جانے کی بجائے RA بازار چوک میں ایک باوردی کرنل کی گاڑی پر فدائی حملہ کر دیا۔ اسی روز پتہ چلا کہ RA بازار فدائی حملہ کے ساتھ ساتھ قاسم مارکیٹ میں بھی فوجیوں کی بس میں فدائی حملہ ہوا ہے۔ لیکن مجھے علم نہیں تھا کہ یہ حملہ کس نے کیا تھا۔

شیخ رشید پر فدائی حملے کی منصوبہ بندی اور کوشش۔

رمضان المبارک 2007 کے آغاز میں، میں، نادر خان عرف قاری اسماعیل کے پاس اکوڑہ خٹک گیا تو اس نے مجھے ہدایت کی کہ شیخ رشید پر فدائی حملہ کرنا ہے۔ میں نے اس خوف سے کہ جیکٹ اور خودکش ساتھ لے جاتے ہوئے پکڑا نہ جاؤں۔ قاری اسماعیل کو کہا کہ فدائی اور جیکٹ راولپنڈی پہنچانے میں مدد کرے۔ جس نے کہا کہ راولپنڈی پہنچا دوں گا۔ جسکے بعد میں واپس راولپنڈی آ گیا۔ 2/3 روز بعد نصر اللہ عرف احمد فدائی اکرمہ ترکش بعمر 22/23 سال، قد 7-5، پتلی داڑھی، پتلا جسم، گھنگریالے بال لیکر پیرودہائی بس اسٹینڈ پہنچا جسے میں نے اور رفاقت نے رفاقت کی ٹیکسی پر پیرودہائی بس اسٹینڈ سے وصول کیا۔ اور رفاقت کے گھر لے آئے۔ نصر اللہ عرف احمد واپس چلا گیا۔ فدائی سمیت لال حویلی کی ریہرسل کی۔ شیخ رشید 8/30 بجے سے تقریباً 9/45 تک لال حویلی آتا تھا۔ مگر ریہرسل کے دوران نہ آیا۔ دو دن بعد فیض محمد عرف کسکٹ سکنہ صوابی نے پیرودہائی موڑ پشاور روڈ راولپنڈی پر خودکش جیکٹ پہنچائی جو میں نے اپنے گھر رکھ لی۔ فدائی اکرمہ کے ساتھ مسلسل دو روز ریکی کی مگر شیخ رشید کے نہ آنے کی وجہ سے کاروائی نہ ہوئی اور اکرمہ فدائی واپس چلا گیا۔

شیخ رشید پر فدائی حملے کی دوسری کوشش۔

20/22 اکتوبر 2007 قاری اسماعیل نے باچہ خان بعمر 23/24 سال چھوٹا قد، سندھی ٹوپی پہنتا ہے۔ فدائی سکنہ وزیرستان کو شیخ رشید احمد پر فدائی حملے کیلئے بھیجا جسے عبداللہ عرف صدام سکنہ مہمند ایجنسی لیکر پیرودہائی موڑ پشاور روڈ راولپنڈی آیا تھا۔ جہاں سے اسے رفاقت کی ٹیکسی پر لا کر رفاقت کے گھر ٹھہرایا۔ دو روز مسلسل لال حویلی کی ریکی کی مگر شیخ

رشید کے نہ آنے کہ وجہ سے کاروائی نہ ہوئی اور باچہ خان کو بھی واپس بھجوا دیا۔

شیخ رشید پر فدائی حملے کی تیسری کوشش۔

29 اکتوبر 2007 کو قاری اسماعیل نے شیخ رشید پر فدائی حملے کے لئے پھر فدائی شاہد وزیرستانی بعمر 20/21 سال کو بھجوایا۔ جسے پیرودہائی اڈہ سے رفاقت کی ٹیکسی میں ساتھ لے کر راستے میں لال حویلی کی ریکی کرائی اور اپنے گھر لے گیا۔

گالف روڈ پولیس پکٹ پر فدائی حملہ۔

30 اکتوبر 2007 صبح کو فدائی شاہد کو رفاقت کی ٹیکسی پر لال حویلی لیکر گئے۔ مگر شیخ رشید صدارتی الیکشن میں مصروف ہونیکی وجہ سے لال حویلی نہ آیا۔ جسکی وجہ سے تقریباً 10 بجے لال حویلی سے واپس روانہ ہو گئے۔ راستہ میں شاہد نے کہا کہ کسی اور جگہ فدائی حملہ کر دیتے ہیں۔ مال روڈ پر ایک فوجی جیپ دیکھی تو شاہد نے کہا کہ اس پر فدائی حملہ کرتے ہیں یہ سوچ رہے تھے کہ جیپ چوہڑ چوک سے صدر کی جانب واپس ہو گئی۔ ہم نے تعاقب کیا مگر اشارہ بند ہو جانے کی وجہ سے جیپ نکل گئی۔ ہم کچہری کی طرف آ گئے۔ جہلم روڈ کچہری کے باہر کافی تعداد میں پولیس والے کھڑے تھے۔ شاہد نے کہا کہ ان پر فدائی حملہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اسے پیٹرول پمپ کے نزدیک اتار کر میں اور رفاقت آگے چلے گئے۔ اور آرمی ہاؤس کے سامنے سے واپس ہو کر دوبارہ کچہری کے سامنے سے گزرے تو دیکھا کہ شاہد فدائی پیٹرول پمپ کے پاس کھڑا ہے۔ میں گاڑی سے اتر کر اس کے پاس گیا تو اس نے بتایا کہ اس کے پہنچنے سے پہلے پولیس والے جا چکے تھے۔ جسکی وجہ سے وہ فدائی حملہ نہ کر سکا ہے۔

کچہری کے باہر فدائی شاہد کو اتارنے کے بعد میں جب گاڑی موڑ نے آرمی ہاؤس کے ساتھ گالف روڈ پولیس پکٹ کے سامنے سے گذرا تو وہاں کافی تعداد میں پولیس والے کھڑے دیکھے تھے میں نے شاہد کو مشورہ دیا کہ ان پر فدائی حملہ کر دے جو تیار ہو گیا۔ اور فدائی شاہد گالف روڈ کی طرف چلا گیا۔ میں سٹاپ پر موجود رہا کہ کچھ دیر بعد فدائی نے گالف روڈ پولیس پکٹ پر فدائی حملہ کر دیا۔ میں رفاقت کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھ کر گھر آ گیا۔

احمدیہ لائبریری پر حملہ کی منصوبہ بندی۔

گالف روڈ پولیس پکٹ پر حملہ کے بعد میں اکوڑہ خٹک گیا تو نادر خان نے مجھے بتایا کہ احمدیہ عبادت گاہ

مری روڈ پر فدائی حملہ کرنا ہے۔ کیونکہ اسے یہاں طارق عزیز کے آنے کی اطلاع تھی۔ جس کے لئے اس نے سعید عرف عابد فدائی بعمر 21/22 سال، فیض محمد عرف کسکٹ کے ساتھ بھجوایا۔ جسے پیرودہائی موڑ سے رفاقت کی ٹیکسی پر اپنے گھر لایا۔ رفاقت نے احمدیہ عبادت گاہ کی ریکی کیلئے کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ جس پر ہم دونوں نے باہم مشورہ سے فیصلہ کیا کہ ابوہریرہ مسجد ٹرانزٹ کیمپ پر فدائی کاروائی کریں۔ مگر وہاں بھی سیکورٹی سخت ہونے کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی اور سعید عرف عابد فدائی بھی واپس چلا گیا۔

<u>مزید 3 فدائی جیکٹوں اور 2 گرنیڈوں کی وصولی۔</u>

فدائی کاروائیوں کے لئے فیض محمد عرف کسکٹ مختلف اوقات میں مزید 3 جیکٹیں اور 2 گرنیڈ لایا تھا۔ ایک جیکٹ میں نے اس سے اپنی شادی والے دن رفاقت کے ہمراہ 26 نمبر چونگی نزد موٹروے چوک سے وصول کی تھی۔ دوسری جیکٹ گلستان کالونی میں ایک میڈیکل سٹور سے اور تیسری جیکٹ گلستان کالونی کے ایک گھر سے وصول کی تھی۔ جسکی شناخت نہ ہے۔ جن میں سے ایک جیکٹ عبادالرحمٰن کے فون پر میں نے عیدالاضحی سے دو روز قبل راولپنڈی کشمیر روڈ پر ایک پٹھان کے حوالے کی تھی۔ جسکے ساتھ ایک پنجابی بھی تھا۔ دونوں کے کوائف نہ جانتا ہوں۔ ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ ہوا تھا۔ نمبر یاد نہ ہے۔ یاد آنے پر بتلا دوں گا۔

<u>بے نظیر پر فدائی حملے کی منصوبہ بندی۔</u>

ماہ نومبر 2007 میں، میں اکوڑہ خٹک گیا اور قاری اسماعیل سے ملاقات ہوئی جس نے کہا کہ بے نظیر کو مارنا ہے کیونکہ اسے امریکہ نے وزیرستان میں طالبان اور مجاہدین کو ختم کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ اگر وہ حکومت میں آ گئی تو امریکہ کو خوش کرنے کیلئے طالبان اور مجاہدین کو کچل دے گی۔ پروگرام طے ہوا کہ پنجاب یا سرحد میں جلسے جلوس کے دوران اس پر فدائی حملہ کریں گے۔ میں راولپنڈی واپس آ گیا۔ بعدازاں اعلان ہوا کہ بے نظیر 12 دسمبر کو پبی، 26 دسمبر کو پشاور اور 27 دسمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی میں جلسہ کرے گی۔ قاری اسماعیل وغیرہ نے 26 دسمبر کو پشاور میں بے نظیر کے جلسہ میں اس پر فدائی حملہ کا منصوبہ بنایا مگر مجھے اس کے بارے میں آگاہ نہ کیا۔ میں راولپنڈی کے جلسے میں بے نظیر پر فدائی حملے کی کاروائی کیلئے ریکی میں مصروف رہا۔ نصراللہ نے رابطہ پر بتایا کہ اس پروگرام کیلئے فدائی میرے پاس بھیج دے گا۔ میں نے عید سے ہفتہ دس دن پہلے لیاقت باغ جلسہ گاہ کی مکمل ریکی کی اور ایک پروگرام یہ بھی بنایا کہ گرنیڈ اور پستول پہلے ہی جلسہ گاہ

کے اندر کسی جگہ دفن کردوں تا کہ جلسہ کے روز یہ اسلحہ اندر لانے میں کوئی مشکل نہ آئے اور فدائی انکی مدد سے بے نظیر کو شوٹ کر دے۔ مگر کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ جسکی وجہ سے میں نے نصر اللہ عرف احمد کو مشورہ کے لیے راولپنڈی بلوایا۔

جلسہ گاہ کی ریکی کے لیے نصر اللہ عرف احمد کی راولپنڈی آمد۔

عید الاضحی سے 5/6 روز قبل نصر اللہ عرف احمد پیرودھائی موڑ پشاور روڈ راولپنڈی آیا جسے میں رفاقت کے ہمراہ رفاقت کی ٹیکسی نمبر BK/1427 پر اپنے گھر لے آیا۔ میں نے نصر اللہ کو جلسہ گاہ کے بارے میں سمجھایا۔ نصر اللہ نے کہا کہ صبح جلسہ گاہ دیکھ کر فدائی کاروائی کے لیے پروگرام ترتیب دینگے۔ دوسرے روز صبح میں اور رفاقت نصر اللہ کو رفاقت کی ٹیکسی پر لیاقت باغ لے گئے۔ جلسہ گاہ اور اسٹیج کا اچھی طرح جائزہ لیا پھر اسلام آباد گئے جہاں میں نے نصر اللہ کو پارلیمنٹ ہاؤس کی بلڈنگ دکھائی اور اس پر فدائی حملے کا جائزہ لیا۔ لال مسجد بھی دیکھی۔ نصر اللہ عرف احمد یہ کہہ کر واپس چلا گیا کہ وہ جلسے کے لیے فدائی بھجوائے گا۔ میں نصر اللہ عرف احمد سے فون پر رابطے میں تھا۔

26 دسمبر کو نصر اللہ عرف احمد کا رابطہ۔

26 دسمبر رات کو عباد الرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان نے مجھے فون کیا کہ نصر اللہ عرف احمد، سعید عرف بلال (فدائی) اور اکرام اللہ (فدائی) کو بھیج رہا ہوں۔ جسکے بعد نصر اللہ عرف احمد نے فون کیا کہ وہ آ رہے ہیں۔ میں رفاقت کے ساتھ اسکی ٹیکسی نمبر BK-1427 کالی پیلی FX پر انہیں لینے ڈائیوو اڈہ کے سامنے پیٹرول پمپ پر پہنچا۔ ٹیلی فون پر رابطہ کر کے تقریباً آدھی رات کے وقت پیرودہائی موڑ سے نصر اللہ، سعید اور اکرام اللہ تینوں کو ساتھ لیا اور انہیں رفاقت کے گھر اسکی بیٹھک میں ٹھہرایا۔ نصر اللہ عرف احمد نے بتایا کہ انہوں نے آج پشاور میں بے نظیر کے جلسہ میں فدائی حملے کی کوشش کی تھی لیکن سیکورٹی سخت ہونے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔ جسکی وجہ سے وہ 27 دسمبر کو لیاقت باغ کے پروگرام کیلئے آ گئے ہیں۔

نصر اللہ عرف احمد نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے 12 دسمبر کو پبی کے علاقہ میں بے نظیر پر فدائی حملہ کیلئے ریہرسل کی تھی مگر سیکورٹی سخت ہونے کی وجہ سے ٹارگٹ تک نہ پہنچ سکے تھے۔ تاہم جلسہ کے اختتام کے بعد سعید عرف بلال اس کی گاڑی کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ بے نظیر نے نکلتے وقت شیشہ کھول کر ہاتھ بھی ہلایا۔ جس سے یہ اخذ ہوا کہ داخلہ کے وقت حملہ مشکل ہے۔ جبکہ جلسہ ختم ہونے پر سیکورٹی کا انتظام کم ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت فدائی حملہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ لہذا جلسہ ختم ہونے کے بعد نکلتے وقت فدائی حملہ کرنا ہے۔ جس کیلئے صبح ریکی کیلئے جائیں گے۔

لیاقت باغ جلسہ گاہ کی ریکی۔

27 دسمبر 2007 تقریباً 8/9 بجے صبح نصر اللہ عرف احمد رفاقت کی ٹیکسی میں رفاقت کے ساتھ ریکی کیلئے لیاقت باغ چلا گیا۔ میں دونوں فدائیوں سعید عرف بلال اور اکرام اللہ کو لے کر اپنے گھر آ گیا۔ کیونکہ بارودی جیکٹیں میرے گھر میں پڑی ہوئی تھیں۔ نصر اللہ عرف احمد نے بتایا تھا کہ ریکی کے بعد رفاقت واپس آ کر فدائیوں کو لے کر جائے گا۔ نصر اللہ کا خیال تھا کہ تلاشی شروع ہونے سے پہلے خودکش جلسہ گاہ میں داخل ہو جائیں۔ مگر وہاں پہنچ کر اس نے محسوس کیا کہ رش زیادہ ہونے کی وجہ سے جلسہ گاہ کے اندر سے بے نظیر تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔ جس کی وجہ سے اس نے حتمی فیصلہ کیا کہ بے نظیر کے جلسہ سے واپسی پر اس پر فدائی حملہ کر کے اسے ختم کیا جائے۔

فدائیوں کی تیاری۔

دوپہر کے وقت نصر اللہ نے کوڈ ورڈز میں فون کیا کہ " گھر میں کوئی نہیں ہے۔ انہیں کھانے کے لیے لے آئیں"۔ جسکے بعد رفاقت نے فون کیا کہ وہ فدائیوں کو لینے آ رہا ہے۔ چنانچہ میں نے سعید اور اکرام اللہ کو آگاہ کیا تو انہوں نے 2/2 رکعت نماز نفل اداء کیئے جس کے بعد دونوں نے اس طرح تیاری شروع کی۔

تیاری سعید عرف بلال خودکش۔

سعید عرف بلال فدائی نے ڈھلکنے والے کپڑے کی سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ اس نے قمیض اور اس کے نیچے بغیر بازو والی سفید بنیان اتار کر جیکٹ پہنی جسکی لال رنگ کی تار میں نے اس کے بائیں بازو کے ساتھ گزار کر اس کے ساتھ لگا ڈیٹونیٹر کلائی کے قریب سلوشن ٹیپ سے فکس کر دیا پھر جیکٹ کو سفید ازار بند کے ساتھ کمر سے باندھ دیا کیونکہ جیکٹ کی دونوں سائیڈیں کھلی تھیں۔ قمیض کے اوپر زپ اور کالر والی پورے بازو والی جرسی برنگ مہندی پہنی جس کے اوپر پستول کا گاترا بائیں کندھے پر پہنا۔ یہ پستول 30 بور میرا ذاتی تھا جو میں نے مبلغ -/4000 روپے میں قاری اسماعیل کے ذریعے درہ سے منگوایا تھا۔ جسکی تینوں میگزینوں میں 8/8 گولیاں ڈالی تھیں۔ ایک میگزین پسٹل میں گاترا میں اور ایک واسکٹ کی جیب میں ڈالی تھی۔ پستول پر انگریزی میں Mozar 30 اور نیچے "Made in China" کندہ تھا جس کے اوپر اس نے کالے رنگ کی "V" گلے والی واسکٹ پہنی۔ یہ واسکٹ میری ذاتی تھی جو میں نے اپنی شادی میں راجہ بازار کوٹ والی گلی سے -/150 روپے میں خریدی تھی۔ سعید عرف بلال جب تیاری کر رہا تھا تو اس نے جوگر بوٹ پہنے ہوئے

ہوئے تھے۔ جو اکثر مجاہدین پہنتے ہیں۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ جوگر بوٹ نہ پہنے تا کہ کسی کو شک نہ ہو۔ میں نے اسے سعید عرف عابد فدائی کی کالے رنگ کی سینڈل (جو وہ میرے گھر چھوڑ گیا تھا۔) پہنا دی اور اسکے جوگر بوٹ گھر میں رکھ دیئے تھے۔ علاوہ ازیں اس کے پاس براؤن رنگ کی ایک چادر اور ایک ٹوپی تھی جو اس نے میرے گھر میں چھوڑ دی تھیں۔ جاتے وقت اس نے میرے کمرے میں پڑی سیاہ رنگ کی میری عینک پہن لی یہ عینک میں نے رفاقت کے ساتھ پیرودہائی اڈہ سے -/50 روپے میں خریدی تھی۔ اس وقت رفاقت نے اپنے بھائی کیلئے نظر کی عینک کا ایک فریم بھی -/50 روپے میں خریدا تھا۔ دونوں نے اپنے اپنے پیسے دیئے تھے۔ گھر سے نکلنے سے پہلے سعید عرف بلال نے اپنے پاس موجود -/7000 روپے نقد مجھے دیئے تھے۔ جو میں نے بعد میں خرچ کر دیئے تھے۔ اس کا سر ننگا تھا۔ سعید عرف بلال کے ہاتھ پر مہندی بھی لگی ہوئی تھی۔

تیاری اکرام اللہ خودکش۔

اکرام اللہ نے بھی اسی طرح فدائی جیکٹ پہنی جس نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جسکے اوپر اس نے پیراشوٹ کا زپ والا سبز رنگ کا کوٹ پہن لیا اور پاؤں میں چمڑے کی کھلی چپل پہنی تھی۔ جسے میں نے ایک گرنیڈ بھی دیا تھا۔ اس کا سر بھی ننگا تھا۔

فدائی حملہ کیلئے لیاقت باغ کیلئے روانگی۔

فدائیوں کی تیاری مکمل ہوتے ہی رفاقت کا فون آ گیا کہ وہ گاڑی لیکر آ چکا ہے۔ چنانچہ دوپہر کے وقت دونوں فدائی سعید عرف بلال اور اکرام اللہ میرے ساتھ گھر سے پیدل روانہ ہوئے۔ رفاقت ٹیکسی لیکر غازی آباد روڈ پر کار پارکنگ کے سامنے پہنچ چکا تھا جس پر سوار ہو کر چاروں لیاقت باغ کیلئے روانہ ہوئے اور براستہ ڈھوک سیداں چوک آخری سٹاپ، ٹینچ بھاٹہ، عابد مجید روڈ MH چوک، ٹرانزٹ کیمپ روڈ، رتہ روڈ، کشمیری بازار، فوارہ چوک، ٹرنک بازار، کمیٹی چوک انڈر پاس برج اوپر سے کراس کر کے ایک شادی ہال کے باہر پہنچے۔ رفاقت نے وہاں گاڑی پارک کر دی اور ہم چاروں ٹہلتے ہوئے اقبال روڈ پر آ گئے۔ رفاقت نے بتایا تھا کہ نصر اللہ عرف احمد کے فون کے بعد سعید عرف بلال کو لیاقت باغ سے بے نظیر کی گاڑی کی واپسی کے راستے لیاقت ہال کے گیٹ پر اور اس سے ملحقہ عام لوگوں کے نکلنے والے گیٹ پر اکرام اللہ کو کھڑا کریں گے۔ سعید عرف بلال بے نظیر کی گاڑی گیٹ سے نکلنے کے بعد مناسب وقت پر بے نظیر پر فدائی حملہ کرے گا کیونکہ

انہیں یقین تھا کہ بے نظیر نکلتے وقت ضرور گاڑی سے باہر نکلے گی۔ یا ہاتھ ہلانے کے لئے شیشہ کھولے گی۔ جیسا کہ اس نے پہلی میں کیا تھا۔

نصراللہ کی کال پر فدائیوں کو کاروائی کیلئے کھڑا کرنا۔

نصراللہ کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ جب بے نظیر تقریر ختم کریگی۔ تو اس وقت وہ ٹیلی فون کر کے اطلاع دیگا تو فدائی اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جائیں گے مگر نصراللہ نے بے نظیر کے جلسہ گاہ میں پہنچنے کے ساتھ ہی فون کر دیا چنانچہ میں اور رفاقت دونوں فدائیوں کو لیکر کالج روڈ کے راستے لیاقت روڈ پر لائے اور سعید عرف بلال کو گاڑی کی واپسی کے گیٹ کے بالمقابل سڑک کے پار اور اکرام اللہ کو ملحقہ گیٹ کے بالمقابل سڑک کے پار کھڑا کیا اور خود رفاقت کے ساتھ نصراللہ عرف احمد کو ملنے کے لئے جلسہ گاہ کے اندر چلے گئے۔ دائیں طرف اسٹیج تھا۔ کرسیوں کے عقب میں بائیں جانب کھڑے لوگوں کے پاس چلے گئے۔ قریب ہی درخت کے نیچے نصراللہ عرف احمد کھڑا تھا۔ جس کا ارادہ ہوا کہ جلسہ ختم ہوتے ہی جلسہ گاہ کے اندر بے نظیر پر فدائی حملہ کر دیا جائے، لہذا ایک فدائی کو اندر لے آئیں چنانچہ میں اور رفاقت باہر گئے۔ میں نے سعید عرف بلال کو جا کر بتایا کہ اندر آ جائے جو میرے پیچھے روانہ ہوا مگر رش کی وجہ سے اندر داخل نہ ہو سکا جسکی بناء پر اسے واپس اپنی جگہ پر جانا پڑا۔ میں نے رفاقت کو کہا کہ وہ گاڑی کے پاس واپس چلا جائے دھماکہ ہوتے ہی گاڑی فوارہ چوک میں لے آئے تاکہ ہم بحفاظت نکل سکیں۔ میں بھی فدائیوں کو دیکھنے لیاقت روڈ پر آ گیا۔ جو لیاقت روڈ پر گیٹوں کے سامنے کھڑے تھے۔ پھر لیاقت چوک مری روڈ کی طرف چلا گیا۔ چوک میں پہنچا تو اسوقت جلسہ ختم ہو چکا تھا۔ ایک دو گاڑیاں پہلے نکلیں۔ مجھے فکر ہوا کہ کہیں بینظیر نکل نہ جائے لیکن اسی دوران میں نے فائرنگ کی آواز سنی جس کیساتھ ہی دھماکہ ہوا اور افراتفری پیدا ہو گئی۔ لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ یہ نماز مغرب کا وقت تھا۔ پہلے یہ معلوم ہوا کہ بے نظیر بچ گئی ہے میں فوارہ چوک کی طرف چلا گیا مگر وہاں رفاقت نہ تھا جس کو فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ ناولٹی سینما کے پاس کھڑا ہے۔ چنانچہ اسے ساتھ لے کر نصراللہ عرف احمد اور اکرام اللہ کا انتظار شروع کر دیا اسی دوران نصراللہ عرف احمد سے فون پر رابطہ ہوا تو اس نے کہا کہ اسے ٹیکسی کہاں سے ملے گی جس سے پوچھا کہ وہ اپنی جگہ بتائے کہاں ہے۔ تاکہ اسے لے لیں اس دوران اسے کوئی ٹیکسی مل گئی اور اس نے بتایا کہ وہ ڈائیوو اڈہ جا رہا ہے۔ میں اور رفاقت، اکرام اللہ کو تلاش کرنے کیلئے کافی دیر لیاقت روڈ پر پیدل پھرتے رہے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ وہ زندہ ہے۔ کیونکہ صرف ایک دھماکے کی آواز سنی تھی۔ مگر وہ نہ ملا۔ جس کے بعد میں اور رفاقت ٹیکسی پر کشمیری بازار کے راستہ

واپس اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ناولٹی سینما کے سامنے TV پر سنا کہ بے نظیر پر فدائی حملہ ہوا ہے۔ مگر وہ محفوظ ہے۔ 22 نمبر چونگی CNG پر آئے تو علم ہوا کہ بے نظیر فدائی حملے میں ہلاک ہو گئی ہے۔ جس کے بعد دونوں کار پارکنگ میں پہنچے۔ جہاں رفاقت نے گاڑی کھڑی کی اور پھر ہم دونوں اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ سعید عرف بلال نے بے نظیر پر فائرنگ کرتے ہی فدائی حملہ کر دیا تھا۔ جس کی تصویر میں نے بعد میں اخبارات اور TV پر دیکھ کر پہچان لی تھی۔ اس خودکش حملہ میں بے نظیر کے علاوہ اور دیگر بہت سے بے گناہ لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ مجھ سے سخت گناہ ہوا ہے۔

<u>عبادالرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان سے رابطہ۔</u>

3 جنوری 2008 کو عبادالرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان نے میرے سسرال کے PTCL نمبر پر ٹیلی فون کیا کہ اسے واہ کینٹ مدرسہ لائق علی چوک میں ملوں۔ چنانچہ میں تقریباً 4/30 بجے شام اس کے پاس واہ چلا گیا۔ عبادالرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان اس مدرسہ کے استاد خرم کو اپنا استاد بتاتا تھا۔ اس وقت اس کے پاس نیلے رنگ کی نئے ماڈل کی ٹیوٹا کرولا 2.OD تھی جس پر اسلام آباد کا نمبر لگا ہوا تھا۔ وہ مجھے لیکر صوابی میں سید عرب عرف مفتی طارق کے گھر گیا۔ جہاں پر گیس سلنڈروں میں بھرا ہوا بارودی مواد ڈگی میں رکھا۔ بعد ازاں وہ دونوں کہیں چلے گئے جبکہ میں وہاں پر ہی موجود رہا۔ کافی دیر بعد وہ دونوں واپس آئے۔ ہم نے رات وہاں پر ہی گزاری۔

اگلی صبح 4 جنوری 2008 کو عبادالرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان مجھے اپنی گاڑی میں لیکر مردان چلا گیا۔ جہاں ایک جگہ مجھے کھڑا کر کے وہ اکیلا کہیں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد واپس آیا تو اس کے پاس ایک ڈیجیٹل مووی کیمرہ تھا جو اس نے مجھے دیا اور کہا کہ شیخ رشید پر فدائی حملہ کی کاروائی کی مووی بنانی ہے۔

بعد میں ہم پشاور چلے گئے نعمان نے مجھے ایک جوڑا کپڑوں کا، اور نوشہرہ سے سیاہ بوٹ بھی لیکر دیئے۔ 10000 روپے نقد دیئے۔ مجھے اکوڑہ خٹک اتار دیا۔ کافی روز ادھر رہنے کے بعد واپس گھر آتے ہوئے گرفتار ہو گیا۔

وقوعہ کے دنوں میں میرے زیر استعمال موبائل نمبر 0332-5609682۔ رفاقت حسین کے زیر استعمال موبائل نمبر 0331-5013836۔ نادر خان عرف قاری اسماعیل کے زیر استعمال موبائل نمبر 0344-6654236۔ نصر اللہ عرف احمد کے زیر استعمال موبائل نمبر 0304-9684538۔ جبکہ عبادالرحمٰن عرف

نعمان عرف عثمان کے زیر استعمال دو موبائل نمبر 0346-9442498 اور 0334-9666465 تھے۔

ملزمان کے زیر استعمال موبائل فونز کے آپس میں رابطوں کی تفصیل:

وقوعہ کے ایام میں ملزمان کے زیر استعمال موبائل فونز کا ریکارڈ حاصل کر کے اس کا جائزہ لینے پر پایا گیا ہے کہ جملہ ملزمان کے آپس میں رابطے تھے۔ جبکہ نصر اللہ عرف احمد۔ حسنین گل عرف علی اور رفاقت حسین کے زیر استعمال موبائل فونز کی لوکیشن بروز وقوعہ حدود وقوعہ میں تھی۔ نیز نصر اللہ ملزم کے زیر استعمال موبائل نمبر پر مورخہ 28-12-07 کو اس PTCL نمبر 0965-238387 سے رابطہ ہوا جس پر فون نمبر 0928-230493 سے امیر صاحب بمطابق شناخت اعتراز شاہ ملزم بیت اللہ محسود نے مولوی صاحب سے بات کی اور مولوی صاحب نے بیت اللہ محسود کو محترمہ بے نظیر بھٹو پر فدائی حملہ کی روداد بیان کی۔ رابطوں کی تفصیل ذیلی چارٹ میں دی گئی ہے۔

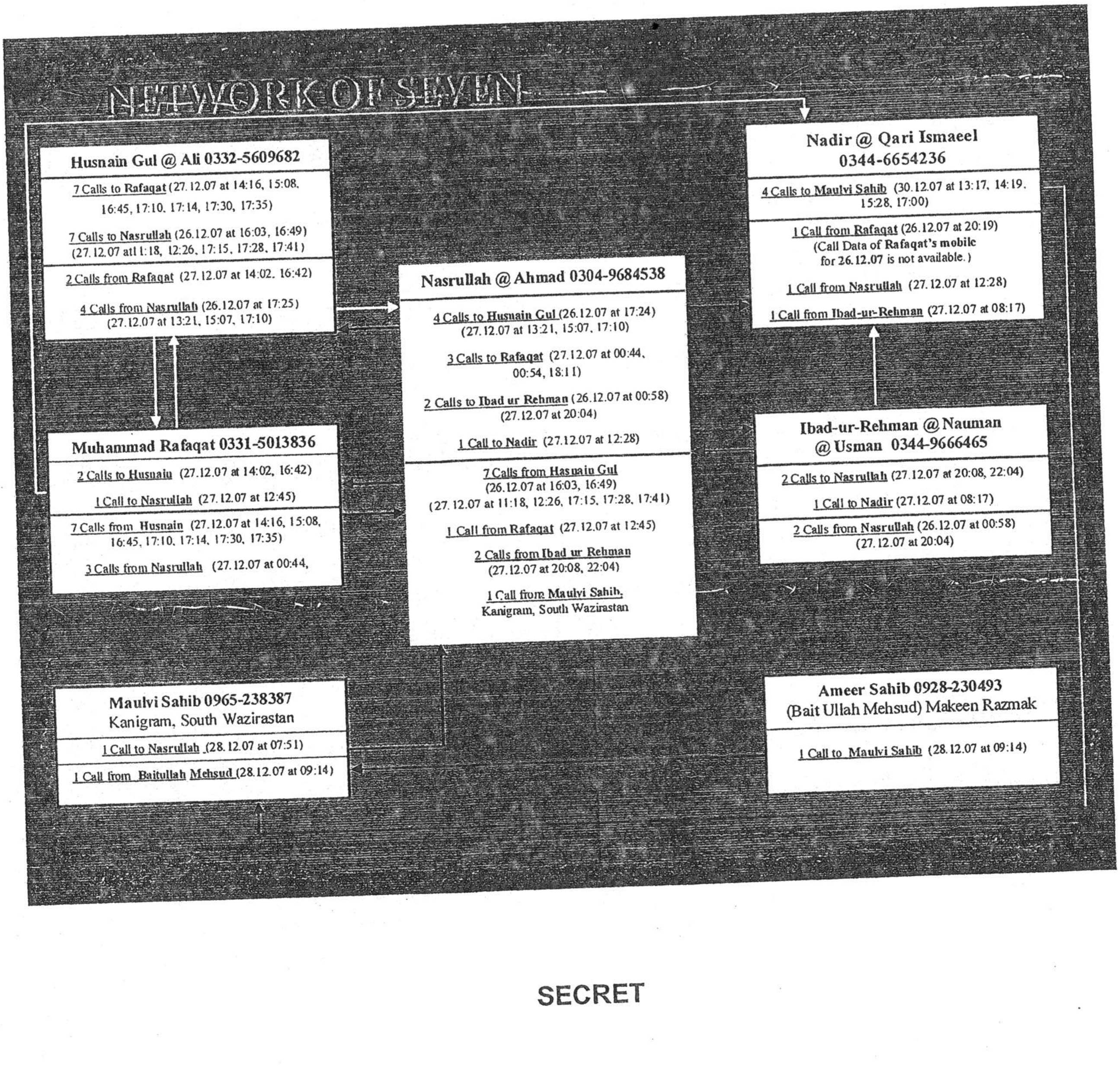

تجزیہ انٹیروگیشن:

محترمہ بے نظیر بھٹو پر فدائی حملہ میں ملوث گرفتار ملزمان حسنین گل عرف علی۔ رفاقت حسین۔ عبدالرشید عرف عبدالرحیم ترابی اور اعتزاز شاہ وغیرہ ملزمان سے دریافت کے نتیجہ میں ذیل حقائق عیاں ہوئے ہیں۔

1۔ حسنین گل عرف علی اور رفاقت حسین ملزمان نے محترمہ بے نظیر بھٹو پر فدائی حملہ کے وقوعہ میں ملوث دیگر ملزمان کی اعانت کا اعتراف کرتے ہوئے وقوعہ کی سازش اور اپنے ساتھ ملوث ملزمان کا انکشاف کرتے ہوئے ان کے کوائف نادر خان عرف قاری اسماعیل، نصر اللہ عرف احمد، عباد الرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان، عبداللہ عرف صدام فیض محمد عرف کسکٹ، مقیم کمرہ نمبر 83 مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ اکرام اللہ سکنہ جنوبی وزیرستان اور محترمہ بے نظیر بھٹو پر پستول سے فائرنگ کے ساتھ ہی خودکش حملہ کرنے والے ملزم کے کوائف سعید عرف بلال سکنہ جنوبی وزیرستان بتلائے۔ اور ان کے رابطے بیت اللہ محسود کیساتھ بیان کئے۔

2۔ JIT نے حسنین گل عرف علی ملزم کے قبضہ سے ایک گرنیڈ اور بعد میں اس کے انکشاف اور نشاندہی پر اس کے گھر سے فدائی حملہ آور سعید عرف بلال کے واگزاشتہ جوگر بوٹ، ٹوپی اور شال برآمد کئے۔ جبکہ حسنین گل کے گھر سے ایک CPU بھی قبضہ میں لیا جو برائے تجزیہ لیبارٹری میں بھجوایا گیا۔ جو تا حال زیر تجزیہ ہے۔

3۔ حسنین گل عرف علی، رفاقت حسین ملزمان نے اپنے انکشافات کی تائید میں مجسٹریٹ صاحب کے روبرو اپنے اقبالی بیانات زیر دفعہ 164 ض ف بھی قلمبند کرائے۔

4۔ دوران سراغبر اری دیگر ملزمان JIT نے رشید عرف عبدالرحیم ترابی کو بھی گرفتار کیا۔ جس نے بھی محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل کی منصوبہ بندی کے دوران نادر عرف قاری اسماعیل، نصر اللہ عرف احمد، اور عبداللہ عرف صدام ملزمان کو بیت اللہ محسود کی طرف سے 4 لاکھ روپے اور فدائی سعید عرف بلال مہیا کرنے کے بارے میں مفید انکشاف کرتے ہوئے۔ اپنا اقبالی بیان زیر دفعہ 164 ض ف روبرو مجسٹریٹ صاحب قلمبند کرایا۔

5۔ دوران تفتیش JIT نے حسنین گل عرف علی وغیرہ ملزمان کے زیر استعمال موبائل فونز کا ریکارڈ حاصل کر کے قبضہ میں لیا اس ریکارڈ کا جائزہ لینے پر پایا گیا کہ جملہ ملزمان کے آپس میں رابطے تھے۔ جبکہ نصر اللہ عرف احمد، حسنین گل عرف علی اور رفاقت حسین ملزمان کے زیر استعمال موبائل فونز کی لوکیشن بروز وقوعہ حدود وقوعہ میں تھی۔

جبکہ نصراللہ ملزم کے زیر استعمال موبائل فون نمبر 0304-9684538 پر مورخہ 28-12-07 کو 7/51 بجے صبح اس PTCL نمبر 0965-238387 سے کال موصول ہوئی۔ جس پر اسی روز 9/14 بجے صبح امیر صاحب بمطابق شناخت اعتزاز شاہ ملزم بیت اللہ محسود نے PTCL نمبر 0928-230493 سے مولوی صاحب کے ساتھ بات کی اور مولوی صاحب نے بیت اللہ محسود کو بے نظیر پر فدائی حملے کی روداد اور ملزمان کے بارے میں رپورٹ دی۔ جس سے بھی عیاں ہوا ہے کہ بیت اللہ محسود اور اس کے بیان شدہ ساتھی محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل میں ملوث ہیں۔

6۔ دوران سراغبر اری ملزمان علم ہوا کہ نادرخان عرف قاری اسماعیل اور نصراللہ عرف احمد ملزمان مورخہ 15.01.2008 کو 14/15 سال کی عمر کے ایک لڑکے کو بارودی جیکٹ پہنا کر خودکش حملہ کرنے کیلئے ایک کار میں سوار ہو کر قبل دوپہر مہمند رائفلز کی چیک پوسٹ موسومہ کھپر تحصیل علیم زئی مہمند ایجنسی سے گزرنے لگے تو مہمند رائفلز کے جوانوں نے ان کی کار پڑتال کے لئے روکی تو نادر خان عرف قاری اسماعیل اور نصراللہ عرف احمد کار سے نکل کر بھاگ پڑے جو دونوں مہمند رائفلز کے جوانوں کی فائرنگ سے زخمی ہوئے۔ نادر عرف اسماعیل موقعہ پر ہلاک ہو گیا۔ جبکہ کار میں موجود لڑکے نے خود کو بارود سے اڑا لیا۔ نصراللہ عرف احمد بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال منتقل ہوا جہاں ہلاک ہو گیا۔ اس ضمن میں ریکارڈ حاصل کرنے کیلئے تحرک ہو رہا ہے۔ جبکہ دیگر ملزمان مندرجہ فہرست ذیل بعد ارتکاب جرم روپوش ہیں۔ جن کی گرفتاری کیلئے مقامی پولیس تحرک کر رہی ہے۔

<u>محترمہ بے نظیر بھٹو پر فدائی حملے میں ملوث ملزمان:</u>

محترمہ بے نظیر بھٹو پر فدائی حملے کے وقوعہ میں سر دست ذیل ملزمان ملوث ہونے منکشف ہوئے ہیں۔

۱ بیت اللہ محسود امیر تحریک طالبان جنوبی وزیرستان سکنہ دواتوئی نزد مکین براستہ سراروغہ جنوبی وزیرستان۔

۲۔ مولوی صاحب متحرک رکن نیٹ ورک بیت اللہ محسود۔ (عدم شناخت)

۳۔ نادرخان عرف قاری اسماعیل ولد مسافر خان سکنہ صوابی (ہلاک)

۴۔ نصراللہ عرف احمد سکنہ جنوبی وزیرستان (ہلاک)

۵۔ سعید عرف بلال سکنہ جنوبی وزیرستان (خودکش) (ہلاک)

۶۔ حسنین گل عرف علی ولد محمد ریاض سکنہ مکان واقع گلی نمبر 7 شاہ جیون کالونی نزد ڈھوک سیداں راولپنڈی (گرفتار)

۷۔ رفاقت حسین ولد صابر حسین قوم اعوان سکنہ مکان نمبر AD-90 گلی نمبر 8/1 احمد آباد قائداعظم کالونی راولپنڈی۔ (گرفتار)

۸۔ اکرام اللہ سکنہ جنوبی وزیرستان (روپوش)

۹۔ عبداللہ عرف صدام سکنہ مہمند ایجنسی (روپوش)

۱۰۔ عبادالرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان سکنہ جانب سوات/مالاکنڈ (روپوش)

۱۱۔ فیض محمد عرف قاسم عرف کسکٹ سابق طالبعلم مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک (روپوش)

وقوعہ کی منصوبہ بندی کے بارے میں معلومات اخفاء رکھنے والے گرفتار ملزمان:

۱۔ رشید احمد عرف عبدالرحیم ترابی ولد قدرت اللہ شاہ قوم مہمند سکنہ شبقدر تھانہ بٹگرام موضع سرخ موروزئی ضلع چارسدہ۔

۲۔ سید اعتزاز شاہ عرف سیف اللہ ولد سید ظہیر احمد شاہ قوم سید سکنہ موضع سنگل کوٹ ڈاکخانہ و تھانہ بٹل تحصیل و ضلع مانسہرہ۔ حال: مکان نمبر 4 عظیم شاہ بلڈنگ میٹرو ویل نمبر 2 نزد مسجد قباء کراچی۔

۳۔ شیر زمان عرف شیری ولد اکبر جان سکنہ گرڑھے سیگا تحصیل لدھا، جنوبی وزیرستان۔ حال:۔ طارق آباد نزد مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خان۔

7۔ **نیٹ ورک کے دیگر ارکان:**

۱۔ اکرمہ ترکش	(فدائی)	(روپوش)
۲۔ باچہ خان	(فدائی)	(روپوش)
۳۔ سعید عرف عابد	(فدائی)	(روپوش)
۴۔ شاہد	(فدائی)	(ہلاک)
۵۔ عثمان	(فدائی)	(ہلاک)

8۔ حسنین گل عرف علی اور رفاقت حسین کے ساتھ گرفتار ملزمان اعتزاز شاہ، شیر زمان اور رشید ترابی وغیرہ نے دوران انٹیروگیشن انکشاف کیا کہ بیت اللہ محسود نے خودکش حملوں کے لیے نوجوانوں کی ذہن سازی اور ٹریننگ کے لیے جنوبی وزیرستان میں

باقاعدہ کیمپ/مرکز بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں سے بیت اللہ محسود کے ساتھی فدائی حملہ آوروں کو پاکستان کے اندر خودکش حملوں کے لیے بھجواتے ہیں۔

ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی وارداتوں/خودکش حملوں پر موثر طور پر قابو پانے کے لیے حکومتی سطح پر ان کی سرکوبی کی جانی اشد ضروری ہے۔ منکشف شدہ جملہ نیٹ ورک اور انکی ذیل مجرمانہ سرگرمیوں کی رپورٹ برائے کاروائی وزارت داخلہ کو بھجوائی گئی ہے۔

نمبر شمار	کوائف	کرائم ہسٹری
1	مولانا اسحاق سکنہ مکین جنوبی وزیرستان	i۔ مکین جنوبی وزیرستان میں امام مسجد ہے۔ ii۔ طالبان دفتر مکین میں جہاد کے فضائل بیان کر کے فدائی حملہ کی ترغیب دیتا ہے۔ iii۔ اعتزاز شاہ ملزم اسی کی ترغیب پر فدائی حملے کے لیے تیار ہوا۔
2	شمیم سکنہ شمن خیل لدھا جنوبی وزیرستان ۔	i۔ امیر طالبان مرکز لدھا۔ ii۔ مولوی شیر باز کے مدرسہ واقع لدھا پر زبردستی قبضہ کر کے طالبان کا مرکز بنایا۔ iii۔ علاقہ کے لوگوں سے زبردستی اسلحہ اکٹھا کر کے طالبان مرکز میں جمع کیا۔ زبردستی لوگوں سے طالبان کی خدمت کراتا ہے۔ iv۔ جب اعتزاز شاہ ملزم گرفتار فدائی حملہ کے لیے راغب ہوا تو ثناء اللہ امیر طالبان مرکز مکین کے رقعہ پر اس نے اعتزاز شاہ کو اپنی گاڑی میں لے جا کر امیر فدائی مرکز تنگی کے سپرد کیا۔ v۔ زین الدین نے شیر زمان کو بتایا تھا کہ بیت اللہ محسود نے بے نظیر کو قتل کرنے کے بندوبست کے لیے بارود اور جیکٹ وغیرہ پہنچانے کے لیے -/50,000 روپے دیئے تھے۔
3	روزہ دین سکنہ شکتوئی جنوبی وزیرستان۔	i۔ امیر فدائی مرکز تنگی جنوبی وزیرستان۔ ii۔ مرکز میں جہاد کے فضائل بیان کر کے فدائی حملے کے لئے تیار نوجوانوں کی مزید ذہن سازی کر کے انکے ارادے مزید پختہ کرتا ہے۔ iii۔ فدائی جوانوں کو خودکش حملوں کے لیے گاڑی چلانا سکھاتا ہے۔ iv۔ اعتزاز شاہ کو اولاً بے نظیر پر فدائی حملے کے لئے تارگٹ دیا۔ v۔ اسکے مرکز میں زین الدین حقانی سکنہ لدھا فارغ التحصیل اکوڑہ خٹک مدرسہ بھی فدائی حملہ آوروں کی ذہن سازی کے لیے تعلیم دیتا ہے۔

4	زین الدین عرف حقانی عرف چمتو مولوی عالم سکنہ میدان (پشتو میں مندوں کہتے ہیں) لدھے۔ فارغ التحصیل مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک	i۔ نائب امیر فدائی مرکز لدھا۔ ii۔ جہاد کے فضائل بیان کر کے لڑکوں کو فدائی حملہ کیلئے راغب کرتا ہے۔ iii۔ شیر زمان کی ذمہ داری لگائی کہ اعتزاز شاہ فدائی کو لیکر کراچی جائے۔ iv۔ شیر زمان کو بتایا کہ بیت اللہ محسود نے بے نظیر کو قتل کرنے کے بندوبست کے لئے بارودی جیکٹ وغیرہ پہنچانے کے لیے شمیم طالبان کو 50 ہزار روپے دیئے تھے۔ v۔ اپنے چچازاد بھائی کی گاڑی میں چار گرنیڈ، تقریباً آدھا کلو بارود اور ڈیٹونیٹر وغیرہ شیر زمان کے گھر پہنچائے جو شیر زمان کی نشاندہی پر برآمد ہوئے۔
5	عزیز اللہ مولوی عرف عزاللہ مولوی باروند جنوبی وزیرستان۔	i۔ امیر فدائی مرکز باروند جنوبی وزیرستان۔ ii۔ لیاقت باغ راولپنڈی میں بے نظیر پر فدائی حملہ کرنے والے فدائی سعید عرف بلال اور اکرام اللہ اسی مرکز کے بیان ہوئے۔
6	ولی محمد عرف عمری وزیر گئی ڈھیلہ جنوبی وزیرستان	i۔ امیر فدائی مرکز ڈھیلے جنوبی وزیرستان۔ ii۔ بے نظیر پر فدائی حملہ کے لیے اعتزاز شاہ، امجد اور صابر فدائی حملہ آوروں کو تنگئی مرکز سے شیر زمان کے گھر لے کر گیا۔ iii۔ فدائی حملہ آوروں کو قائل کرتا تھا کہ بے نظیر امریکہ نے بطور خاص طالبان کو کچلنے کے لئے بھجوائی ہے۔ نیز عورت کے انتخاب کے بارے میں کہتا تھا کہ شریعت میں جائز نہیں۔ iv۔ بیت اللہ محسود سے اعتزاز شاہ کی ملاقاتیں کروائیں۔ v۔ بے نظیر پر کامیاب فدائی حملہ کے بعد فدائی مرکز ڈھیلے میں موجود لڑکوں کو مبارکباد دی۔ vi۔ مرکز کے اخراجات کے لیے بیت اللہ محسود سے فنڈ لیتا تھا۔ vii۔ اعتزاز شاہ کو بتایا کہ بے نظیر پر فدائی حملہ کرنے والے لڑکے باروند مرکز کے تھے۔ سعید عرف بلال نے خودکش حملہ کیا۔ جبکہ اکرام اللہ واپس آگیا۔ viii۔ 16 جنوری 2008 کو اعتزاز کو یہ بتا کر کہ اسکا نمبر فدائی حملے کے لیے آگیا ہے۔ کراچی میں کسی ٹارگٹ پر کاروائی کے لیے ڈیرہ اسمٰعیل خان روانہ کیا اور بتایا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے شیر زمان اسے کراچی لے جائے گا۔ ix۔ اسکے پاس مرکز میں رحمٰن اللہ۔ اکرام اللہ۔ حبیب اللہ۔ فرمان اللہ۔ جمشید۔ موسیٰ۔ حسین احمد۔ عمران۔ نجیب اللہ۔ سلیم۔ حبیب نمبر 2۔ آدم شاہ۔ خان محمد۔ احمد شاہ اور امداد اللہ فدائی حملے کے لیے تیار ہیں۔

7	شاہ مال عرف عمر فدائی سکنہ خادے کڑمہ جنوبی وزیرستان۔	i۔ ڈھیلے مرکز کا انتہائی متحرک فدائی۔ بیشتر فدائی کاروائیوں کے متعلق مکمل معلومات رکھتا ہے۔ ii۔ قاری حسین نائب امیر بیت اللہ محسود کا قریبی ساتھی ہے۔ iii۔ 13 مرتبہ فدائی حملے کے لئے گیا مگر نمبر نہ آنے کی وجہ سے واپس آتا رہا۔ iv۔ اعتزاز کو بتایا کہ 85 لڑکوں نے افغانستان اور پاکستان میں کامیاب فدائی حملے کئے ہیں۔ v۔ 10/11 جنوری 2008 کو عمران، زاہد اللہ اور ایک نامعلوم سکنائے کواری کالونی کراچی کو فدائی تربیت کے لئے کراچی سے ڈھیلے مرکز لے کر گیا۔
8	امجد فدائی سکنہ صوابی صوبہ سرحد	ڈھیلے فدائی مرکز مقیم ہے۔۔ بے نظیر پر فدائی حملے کے لئے تیار تھا۔
9	صابر محسود فدائی سکنہ کوٹکئی جنوبی وزیرستان	ڈھیلے فدائی مرکز مقیم ہے۔ بے نظیر پر فدائی حملے کے لئے تیار تھا۔
10	فیض محمد مولوی جنوبی وزیرستان حال: سہراب گوٹھ کراچی۔	i۔ نمائندہ بیت اللہ محسود۔ (کراچی) ii۔ فنڈ کے لئے ڈکیتیاں کرواتا ہے۔ iii۔ امیر نواز، عابدین اور سراج وغیرہ کا ساتھی ہے۔ iv۔ شیر زمان کو کہا کہ اعتزاز شاہ (فدائی) کو لے کر کراچی آو۔ v۔ شیر زمان کو ڈکیتی کی واردات کیلئے کراچی بلوایا۔
11	امیر نواز محسود سکنہ پٹولہ شیر کئی لدھا جنوبی وزیرستان۔	i۔ بے نظیر کے قتل کے منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے شیر زمان کو بتایا کہ ملک بھر کے تمام شہروں میں بندوبست ہو چکا ہے۔ ii۔ بے نظیر کے قتل کیلئے شیر زمان کو لاڑکانہ میں جگہ تلاش کرنے کے لئے 7 ہزار روپے دئے۔ iii۔ بیت اللہ محسود سے رابطے ہیں۔ iv۔ نیک دراز داوڑ، عابدین محسود، سراج محسود اور گل حسن آفریدی وغیرہ اسکے نیٹ ورک میں شامل ہیں۔ v۔ بیت اللہ محسود کی مالی معاونت کے لئے بنک ڈکیتیاں بھی کرتا ہے۔
12	سراج محسود سکنہ جنوبی وزیرستان	i۔ امیر نواز کے نیٹ ورک میں شامل ہے۔
13	عابدین محسود سکنہ جنوبی وزیرستان	i۔ امیر نواز کے نیٹ ورک میں شامل ہے۔
14	نیک دراز داوڑ سکنہ میرعلی۔	i۔ امیر نواز کے نیٹ ورک میں شامل ہے۔

15	گل حسن آفریدی سکنہ نزد جمرود پھاٹک قبائلی علاقہ۔	i۔ بیت اللہ محسود سے رابطے میں ہے۔ ii۔ جمرود پھاٹک کے نزدیک اپنے ڈیرے پر طالبان کو پناہ دیتا ہے۔ iii۔ اسکے ڈیرہ پر امیر نواز نے شیر زمان کو بے نظیر کے قتل کی منصوبہ بندی کرنے کے بارے میں بتایا تھا۔ iv۔ اپنے گھر کے اندر کاروں کے خفیہ خانوں میں بارود وغیرہ چھپا کر ملک کے دیگر حصوں میں بھجواتا ہے۔ v۔ امیر نواز، عابدین، نیک دراز داوڑ اور سراج وغیرہ کا ساتھی ہے۔ vi۔ منشیات کا بھی بڑا سمگلر ہے۔
16	نذیر خان سکنہ پیزو ضلع ٹانک۔ اصل رہائشی مکین۔	i۔ بیت اللہ محسود کا خاص آدمی ہے۔ ii۔ بیت اللہ محسود کو فنڈ دینے کیلئے علی افغانی کے ہمراہ امریکیوں کو سامان پہنچانے والے کنٹینز اور بنک لوٹتا ہے۔ iii۔ فیض محمد مولوی سکنہ جنوبی وزیرستان نمائندہ بیت اللہ محسود۔ حال مقیم سہراب گوٹھ کراچی سے بھی رابطے ہیں
17	علی افغانی۔	i۔ بیت اللہ محسود کا خاص آدمی ہے۔ ii۔ بیت اللہ محسود کو فنڈ دینے کیلئے نذیر خان کے ہمراہ امریکیوں کو سامان پہنچانے والے کنٹینز اور بنک لوٹتا ہے۔ iii۔ فیض محمد مولوی سکنہ جنوبی وزیرستان نمائندہ بیت اللہ محسود۔ حال مقیم سہراب گوٹھ کراچی سے بھی رابطے ہیں
18	قاری حسین سکنہ سپنکئی رغزئی جنوبی وزیرستان	i۔ نائب کمانڈر بیت اللہ محسود۔ ii۔ امیر تحریک طالبان/وابستگی سپاہ صحابہ iii۔ ولی محمد سے پہلے فدائی مرکز ڈھیلے کا امیر تھا۔ آجکل باجوڑ کے معاملات کی نگرانی کر رہا ہے۔ iv۔ قبل ازیں اسلام آباد اور سرگودھا میں ہونے والے خودکش حملوں کے لیے فصیح اللہ عرف ٹیپو کو فدائی حملہ آور اور بارودی جیکٹیں مہیا کیں۔

9۔ حسنین گل عرف علی اور رفاقت حسین ملزمان گرفتار اور بیت اللہ محسود وغیرہ روپوش ملزمان مرتکب جرائم زیر دفعات 302/324/435/436/120-B/109 ت پ، 7-ATA,4/5 ESA ہوئے ہیں۔ جن کے خلاف جرائم زیر دفعات مذکور چالان نامکمل مرتب ہوا ہے۔ جبکہ اعتزاز شاہ، شیر زمان اور رشید احمد ملزمان کے پاس وقوعہ سے قبل محترمہ

بینظیر بھٹو کے قتل کی منصوبہ بندی کے بارے میں اہم معلومات تھیں۔ مگر انہوں نے پولیس یا کسی دیگر سرکاری اہلکار کو اس کے بارے میں جان بوجھ کر آگاہ نہ کیا۔ اس طرح ہر سہ مرتکب جرائم زیر دفعات 11LATA-6/7 ہوئے ہیں۔ جن کے خلاف جرائم زیر دفعات مذکور چالان مکمل مرتب ہوا ہے۔

ملزم حسنین گل عرف علی نے بدوران انٹیروگیشن جو انکشافات کیے JIT نے درج ضمنیات مقدمہ کیے۔ ان انکشافات کی تائید میں ملزم حسنین گل عرف علی نے اپنا جو اقبالی بیان زیر دفعہ 164 ض ف مجسٹریٹ صاحب کے روبرو قلمبند کرایا۔ اس کے اقتباسات شامل کر کے رپورٹ ہذا مرتب کی گئی ہے۔ جو ہمراہ ریکارڈ ارسال خدمت ہے۔

Tahmid
DSB/CID/RWP
10.3.2008
(Basharat Mahmood)
Member JIT

Tariq Ilyas Kayani
Member JIT 10.03.008 Insp

ASHFAQ. AHMAD SI
10.3.08
Member JIT